میں جسمانی یا آبائی عیوب کا ذکر نہ کرنا شریف اور بلند پایہ اشخاص کی ہجوؤں میں تصریح کی بجائے صرف تعریض سے کام لینا اشخاص کے اختلاف مراتب کا خیال رکھنا ہجو کے اشعار کی تعداد کا محدود کیا جانا اور طرز بیان کا تہذیب و متانت سے مملو اور فحاشی سے خالی ہونا ضروری قرار دیا ہے اور افسوس ظاہر کیا ہے کہ اردو کی ہجویات اس معیار تک نہیں پہنچیں [1] ـــــــ اور اگرچہ اردو کے متعلق مولوی صاحب کا یہ نظریہ مستثنیات کے تابع ہے تاہم مجموعی طور پر ہمیں اس سے بڑی حد تک اتفاق ہے —

(اردو شاعری میں طنز و مزاح کی تیسری رو کے نمائندے نظیر اکبر آبادی ہیں)۔ لیکن شاید اسے رو کہنا اس لئے مناسب نہیں کہ اس ضمن میں وہ بالکل "تنہا" نظر آتے ہیں — نظیر کی شاعری میں جو اجتماعی شعور ملتا ہے اس میں اگرچہ گہرائی موجود نہیں تاہم اس طویل بد نظمی اور فرار کے دور میں یہ ایک اجتہادی کارنامہ کی حیثیت ضرور رکھتا ہے — لیکن نظیر کی شاعری کو صرف اس اجتماعی شعور کی بنا پر اہمیت حاصل نہیں — اس کی اہمیت کی ایک اور وجہ اس کا وہ مزاحیہ و طنزیہ لہجہ اور مسرت و بہجت کا اظہار بھی ہے جو خالصتاً" نظیر سے مخصوص ہے — اس ضمن میں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ نظیر اردو کے وہ پہلے

---

۱ — شعر الہند حصہ دوئم ـــــــ از عبد السلام ندوی ص ۳۶۹